تذکرہ غوثیہ
مرتبہ
مولانا شاہ گل حسن رحمۃ اللہ علیہ
UrduPhoto.com
© OneUrdu.com
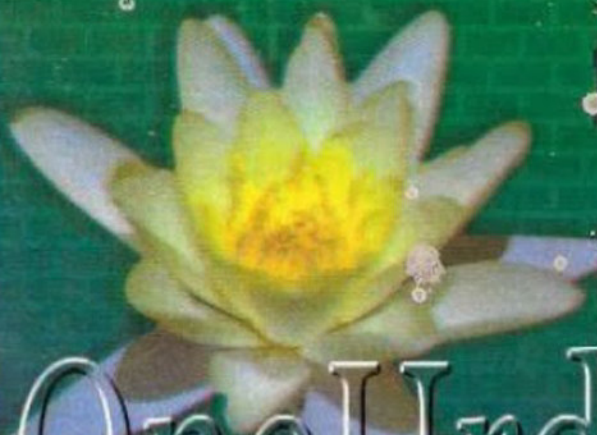
کیا تم کو اس بڑھاپے میں دوسرے خاوند کی ہوس ہے یہ بات سنتے ہی اس نیک بخت بی بی
نے چوڑیاں توڑ دیں، کپڑے پھاڑ ڈالے اور رو رو کے اپنا برا حال کیا کہ اس بڈھے نے
مجھ سے تو کیا کہا اور بھائی سے کیا کہہ دیا اسی رونے پیٹنے اور غم و غصّہ کی حالت میں
آنکھ لگ گئی اور آنحضرت کی زیارت سے مشرف ہوئیں اٹھیں تو نہایت بشاش و بشاش
سید صاحب سے پوچھا کہ یہ کیا بھید تھا آپ نے فرمایا کہ تیرے دل میں غرور تھا تو مجھ کو
حقیر جانتی تھی جب وہ جاتا رہا اور سوز و گداز تیرے دل میں پیدا ہوا تو زیارت ہو
گئی۔ غرض یہ ہے کہ طالب جب تک انانیت سے نہیں گزرتا در اصل مطلوب
نہیں ہوتا ۔

نیست از خود شو کہ تا یابی نجات　　　چون تو برخیزی نشیند حق بجات

ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت ابوبکر شبلیؒ کی خدمت میں دو شخص بارادہ بیعت حاضر
ہوئے ان میں سے ایک کو فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِی رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔
اس نے کہا اجی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ آپ نے بھی یہ ہی کلمہ پڑھا، اس
نے پوچھا کہ آپ نے لاحول کیوں پڑھی آپ نے استفسار کیا کہ تم نے کیوں پڑھی
بولا کہ میں نے تو اس واسطے پڑھی ایسے بے شرع کے پاس مرید ہونے آیا آپ نے
فرمایا کہ ہم نے اس لیے پڑھی کہ ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہہ دی اسکے
بعد دوسرے شخص کو بلایا اور فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِی رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔
اس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا آپ تو ورے
ہی گر پڑے رسالت ہی پہ قناعت کی آپ نے ہنس کر فرمایا کہ اچھا تم کو تعلیم کریں
گے۔ پس ہر شخص کا فہم و حوصلہ جدا ہوتا ہے ورنہ بات ایک ہی تھی جو ایک کے
دل میں نہ سمائی اور انکار پیدا کیا دوسرے کا حوصلہ اس بات سے بھی اعلیٰ تھا حضرت
شبلیؒ کا یہ مطلب نہ تھا جو شخص ظاہر میں سمجھا۔ بات یہ تھی کہ جو شخص تعلیم و تلقین
اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے طالب کے لیے وہی رسول ہے اور رسالت الٰہی
کا کام انجام دیتا ہے۔